احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ — ہفتہ ۔ ۲۶ ۔ فتح ۱۳۷۱ ہش ۔ ۲۶ ۔ دسمبر ۱۹۹۲ء — نمبر ۲۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا میں راہِ خدا میں حادثے میں وفات پانے والے مربی سلسلہ

محترم بشیر احمد چوہدری صاحب کو سپردِ خاک کر دیا گیا

ربوہ: ۲۴- دسمبر- نائیجیریا میں خدمتِ دین کے سفر پر جاتے ہوئے راہ خدا میں کار کے حادثے میں انتقال کر جانے والے مربی سلسلہ محترم بشیر احمد صاحب چوہدری کو آج یہاں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی عمر ۳۸ سال تھی۔

محترم بشیر احمد صاحب کا جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ کے شرقی میدان میں ساڑھے دس بجے دن محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کرائی۔ جنازہ اور تدفین میں اہلِ ربوہ کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی

محترم بشیر احمد چوہدری صاحب

حالات زندگی

مکرم بشیر احمد صاحب شاہد ۵ امئی ۱۹۵۴ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد رفیع صاحب ہے جو چک نمبر ۳۳ ۔ج ضلع سرگودھا کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے ۱۲ ستمبر ۱۹۷۳ء کو اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی۔ جامعہ سے شاہد پاس کرنے کے بعد آپ نے یکم جولائی ۱۹۸۲ء سے خدمت دین کے میدان میں قدم رکھا۔ اور جن مختلف جگہوں پر بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیں وہ ہیں چونڈہ، حافظ آباد، کنجروڑ اور کراچی اس کے بعد آپ اپریل ۱۹۹۱ء میں خدمت دین کے لئے نائیجیریا تشریف لے گئے۔ آپ نے ایم اے کرنے کے بعد جامعہ میں داخلہ لیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے ایک اور ایم۔ اے کیا۔ اس طرح سے آپ عربی اور اسلامیات میں ڈبل ایم۔ اے تھے کراچی میں آپ نے پانچ سال تک بطور مربی کام کیا۔

آپکی شادی مکرمہ امۃ المتین صاحبہ

باقی صفحہ ۷ پر

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

”دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابہ زنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیئے۔ اس کی خاطر داری کرنی چاہیئے۔ اس کی دلجوئی کرنی چاہیئے مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے۔ اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۱۹)

صرف خدا تعالیٰ سے ڈریں اور غیر اللہ کا خوف نہ کھائیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”قرآن کریم جب یہ فرماتا ہے کہ خدا کا خوف کرو اور غیر اللہ کا خوف نہ کھاؤ تو اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ آپ کو خطرات سے بے خبر رکھ کر یہ تعلیم دی جا رہی ہے۔ کیسی سچی اور صاف گو کتاب ہے۔ خدا بلاتا ہے اور اسی طرف بلاتا ہے کہ غیر اللہ کا خوف نہ کھاؤ۔ اور صرف خدا سے ڈرو لیکن ساتھ یہ بھی بتاتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں تمہارے لئے خطرات ضرور پیدا ہونگے۔ چنانچہ اسی آیت میں جس کی میں نے خطبہ کے شروع میں تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔۔۔۔) وہ لوگ جو اللہ کے پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور پیغام پہنچانے کی وجہ بھی خدا ہی کا خوف ہوتا ہے۔ وہ خدا سے اپنے لئے بھی ڈرتے ہیں۔ لیکن ان کے خوف میں خود غرضی نہیں پائی جاتی۔ وہ غیروں کے لئے خدا کا خوف کھانے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں دوسری جگہ ایسے فرشتہ صفت انسانوں کا ذکر ہے جو غیروں کے لئے (بخشش طلب) کرتے رہتے ہیں اور عالم ملائکہ میں ایسے فرشتے ہیں جو اس بات پر وقف ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کے لئے بھی (بخشش طلب) کریں جو امن کے دائرے میں داخل نہیں ہوئے۔ فرماتا ہے ویخشونہ وہ خدا کا خوف کھاتے ہیں۔ اسی لئے تو خدا کے پیغام پہنچاتے ہیں اور یہ خوف اتنی وسعت اختیار کر چکا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اپنے لئے بھی ڈر رہے ہیں اور غیروں کے لئے بھی ڈر رہے ہیں۔ اسی کے نتیجہ میں ان کو غیر اللہ کی طرف سے خوف پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ عجیب بات ان کو ہوا ہے کہ جو امن کا پیغام دے رہے ہوں صلح کی ضمانت دے رہے ہوں ان کو جنگ کا پیغام ملتا ہے۔ وہ کہتے ہیں اچھا! تم صلح کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہو اب تمہارا علاج یہی ہے کہ تم سے جنگ ہو جائے۔ تم چاہتے ہو کہ ہم امن میں آجائیں۔ اس کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تمہارے گھروں کے امن برباد کر دیئے جائیں۔ اسی مضمون میں داخل ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔۔۔۔) کہ اللہ کے خوف کی وجہ سے جب (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں تو جن کو وہ (دعوت الی اللہ) کر رہے ہوتے ہیں وہ اس دھوکے میں نہ رہیں کہ یہ چونکہ ڈرپوک لوگ ہیں بزدل ہیں اس لئے خدا سے ڈرتے ہیں اور جو بزدل ہوتا ہے اسی کو ڈرایا جا سکتا ہے۔ بزدل ایک سے ڈرتا ہے تو دوسرے سے بھی ڈرتا ہے۔ فرمایا یہ ان کی صفت حسنہ ہے۔ یہ کمزوری نہیں ہے کہ وہ خدا سے ڈرتے ہیں۔ یہ ان کی بہادری کا ثبوت ہے کہ وہ غیر اللہ سے نہیں ڈرتے۔ ان کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ غیر اللہ ان پر کیا قیامت توڑ دے گا۔“

(از خطبہ فرمودہ ۲۵- نومبر ۱۹۸۳ء)

عطیۂ خون خدمت بھی ہے عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶۔ فتح ۱۳۷۱ ہش ـــ ۲۶۔ دسمبر ۱۹۹۲ء

علم میں اضافہ ۔ اور دُعا

ہم میں سے یقیناً ہر ایک کا یہ تجربہ ہے کہ بعض اوقات کوئی بات سمجھ نہیں آتی۔ کسی کام کے لئے کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ ہم سوچتے ہیں۔ اور تھک جاتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں اور ناکام رہتے ہیں۔ پھر اچانک ایک خیال ہمارے ذہن میں آتا ہے اور وہ وہی خیال ہوتا ہے جس کی ہمیں تلاش ہوتی ہے۔ جس کے نہ ہونے سے ہمیں اندھیرا دکھائی دیتا ہے۔ اور کوشش ناکام ہو جاتی ہے۔ اور جب ایسا ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اتفاقی طور پر ایسا ہو گیا۔ یہ فقرہ تو ہم اکثر کہتے ہیں کہ "پھر اتفاق سے ایسا ہو گیا"۔ لیکن یہ اتفاق ہے کیا۔ کن چیزوں یا کن باتوں کا آپس میں ملاپ یا اتفاق ہوا تو ہمیں بات کی سمجھ آ گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر اتفاق سے یہ مطلب لیا جائے کہ بغیر عوامل اپنے ہی آپ بات سامنے آ گئی تو یہ بات کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتی۔ سب عوامل کسی کے ہاتھ میں ہیں۔ نظر آئیں یا نہ نظر آئیں۔ لیکن عوامل ضرور ہوتے ہیں اور یہ سب عوامل خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے کہ وہ عوامل ہمیں نظر نہیں آتے اور ہم نے "اتفاق" کہہ دیا لیکن حقیقت میں عوامل موجود ہوتے ہیں۔ اور ان کا عمل دخل خدا تعالیٰ کے ارشاد سے ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا زیادہ درست ہے کہ اتفاق سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ جو کام بنتا ہے۔ جو کوشش کامیاب ہوتی ہے جو خیال ہمارے دل و دماغ میں آتا ہے۔ اس کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اگر ہم یہ بات سمجھ لیں تو ایک تو خدا تعالیٰ پر ہمارا ایمان مضبوط ہو جائے اور دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے کی وجہ سے اس بات میں ہمارا یقین بڑھ جائے۔

ایک دعا بھی خدا تعالیٰ نے سکھائی ہے کہ اے خدا ہمارا علم بڑھاتا رہ۔ اگر دیکھا جائے تو علم تو ہم خود حاصل کرتے ہیں۔ لکھتے پڑھتے ہیں دیکھتے اور سنتے ہیں اور ان باتوں سے ہمارا علم بڑھتا ہے۔ لیکن ان ساری باتوں پر عمل کرنا بھی تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم یہ سب کچھ کریں اور ہم علم میں اضافہ نہ کر پائیں۔ یہ بات بھی تو اکثر تجربے میں آتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری حصول علم کی ہر کوشش کی کامیابی کا انحصار بھی خدا تعالیٰ پر ہی ہے۔ وہ چاہے تو ایسا ہوتا ہے نہ چاہے تو ایسا نہیں ہوتا۔ پس چونکہ یہ ساری باتیں اور سارے عوامل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اس لئے ان کے حصول اور ان کے مؤثر ہونے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ یہ سب کچھ وہی دیتا ہے۔ اور اسی سے مانگنے ۔ اور ملنے پر ۔ دل کو تسکین ملتی ہے۔

جس کو آپ اتفاق کہتے ہیں
وہ حقیقت میں ہے خدا کا ہاتھ
بس، ہمیشہ یہی دعا کیجے
آپ ہوں، اور خدا ہو آپ کے ساتھ

ـــــ ابوالاقبال

ہے حقیقت جسم کو ذہنِ رسا دیتا ہے یہ
ذہن کو ادراک، آنکھوں کو ضیا دیتا ہے یہ

گوشہ گوشہ جسم کا سیراب کر دیتا ہے یہ
خلیہ خلیہ غرقِ خونِ ناب کر دیتا ہے یہ

در حقیقت تاجدارِ جسمِ انسانی ہے یہ
عقل و دانش، علم و حکمت کی فراوانی ہے یہ

خون کی تقسیم میں دیکھیں تو کیا لیتا ہے دل
خود تو کم لیتا ہے اوروں کو بہت دیتا ہے دل

باوجود اس کے کہ یہ دیتا ہے اور لیتے ہیں ہم
ظلم اس پر کتنے دانستہ بھی کر دیتے ہیں ہم

جب طعامِ چرب و شیریں ہضم کر لیتے ہیں ہم
دل کی شریانوں میں گویا زہر بھر لیتے ہیں ہم

اور جب پی پی کے سگرٹ ہم اُڑاتے ہیں دُھواں
ڈولنے لگتی ہے اس کی کشتیٔ بے بادباں

رنج و غم کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے یہ
ہر مصیبت خود بخود ہی اپنے سر لیتا ہے یہ

اپنی شریانوں کو یوں مسدود کر لیتا ہے یہ
زندگی کو اس طرح محدود کر لیتا ہے یہ

ڈاکٹر محمود الحسن

انعاماتِ الٰہیہ پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ترقی کرتی ہے

انسانی سرشت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرتا ہے۔ اسی قاعدہ اور تقاضا فطرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے (۔) یہ طرز بھی اختیار کیا ہے کہ سعادت مندوں کو اپنے احسان و انعام یاد دلاتا ہے کہ وہ محبت الٰہی میں ترقی کر کے سعادت حاصل کریں۔ اندرونی اور بیرونی انعامات پر غور کریں اور سوچیں تا ان کی جناب الٰہی سے محبت ترقی کرے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تلقینِ عمل

جب انسان یہ سمجھے کہ اس کی عزت اور امن و راحت کا انحصار دولت پر ہے تو وہ لازمی طور پر اپنی دولت کو بڑھانے کی کوشش کرتا ہے ۔ یہ طبعی چیز ہے ۔ ہم اس اصول کو غلط کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں دولت سے عزت اور راحت حاصل ہوتی ہے ۔ مگر یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جو شخص یہ سمجھتا ہے وہ اسے بڑھانے میں غلطی کرتا ہے ۔ وہ اپنے نقطۂ نگاہ سے بالکل صحیح کرتا ہے ۔ صاحبِ ایمان یہ سمجھتا ہے کہ اس کی ساری عزت خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق میں ہے ۔ اور کیا ہم اسے روکیں گے کہ یہ تعلق نہ بڑھا یا اگر وہ یہ کوشش کرے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ غیر طبعی فعل کرتا ہے ۔ جب اس کا یہ عقیدہ ہے تمام عزتیں اور راحتیں خدا تعالےٰ سے تعلق کے ساتھ وابستہ ہیں تو وہ قدرتی طور پر کوشش کرے گا کہ اس تعلق کو بڑھائے ۔ اسی طرح جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس کی ساری عزت اور راحت و امن دولت سے ہے تو ضرور ہے کہ وہ دولت کو بڑھانے کی کوشش کرے گا ۔ اور اس کی اس کوشش پر ہم کوئی اعتراض نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ یہ طبعی تقاضا ہے ۔ ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کا یہ خیال غلط ہے کہ ساری عزت اور راحت دولت سے وابستہ ہے ۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ عقیدہ رکھتے ہوئے دولت میں اضافہ کی کوشش کرنا غیر طبعی فعل ہے ۔ جس طرح ہم اس شخص کو جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ عزت اور راحت تعلق باللہ میں ہے اس سے بات نہیں رکھ سکتے کہ وہ خدا تعالےٰ سے تعلق بڑھائے ۔ دنیا میں ہزاروں لاکھوں انبیاء آئے ہیں جن کی زندگی کا دارومدار وانحصار ہی تعلق باللہ پر ہوتا ہے اور پھر ان کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کا اسی تعلیم پر یقین ہوتا ہے لوگوں نے کس طرح کوششیں کیں کہ ان کو اس راستے سے ہٹا دیں ۔ مگر کیا انہوں نے اس کو چھوڑا ۔ ان کو طرح طرح کے عذاب دیئے گئے دکھ پہنچائے گئے مگر انہوں نے اپنا راستہ نہ چھوڑا ۔ کیونکہ ان کا یہی عقیدہ تھا کہ تمام عزت اور راحت اسی سے ہے اسی طرح جس شخص کو یہ یقین ہو کہ اس کی ساری عزت اور راحت دولت جمع کرنے میں ہے خواہ کتنی کوشش کی جائے وہ دولت جمع کرنا کبھی نہیں چھوڑے گا ۔

پس قومی دیانت ۔ تجارتی دیانت اور اخلاقی دیانت اپنے اندر پیدا کرو ۔ اخلاقی دیانت کے معنے یہ ہیں کہ باوجود اس کے کہ اپنے قول کی پیچ کرنے پر تم کو نقصان پہنچتا ہو ۔ اپنے قول کی پیچ کرتے ہوئے نقصان اٹھا کر بھی اپنے قول کو پورا کرو ۔ اور اسے ضائع نہ ہونے دو ۔ ایک قصہ مشہور ہے جو گو ہماری ہی قوم کا ہے مگر افسوس ہے کہ ہماری روایتیں بھی ہمارے ذریعہ محفوظ نہیں ۔ بلکہ انگریزوں کے ذریعہ محفوظ ہیں ۔ جب ہم مدرسے میں پڑھا کرتے تھے اس وقت ریڈروں میں ایک یوسف ہسپانوی کا قصہ آتا تھا ۔ جو اخلاقی دیانت کی بہترین مثال ہے ۔ یوسف سپین کا ایک مشہور تاجر اور رئیس تھا ۔ ایک دفعہ کسی شخص نے اس کے اکلوتے لڑکے کو قتل کر دیا ۔ یوسف کو اس کا علم نہیں تھا کہ اس کا لڑکا مارا گیا ہے ۔ پولیس اس قاتل کے پیچھے بھاگی اور وہ قاتل آگے آگے بھاگا دوڑتے دوڑتے وہ شخص اس مکان کے اندر آ گیا جہاں یوسف رہتا تھا ۔ اور اس سے کہنے لگا کہ مجھے پناہ دو ۔ پولیس میرے تعاقب میں آ رہی ہے ۔ اسے معلوم نہ تھا کہ میں نے اسی شخص کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور یوسف کو بھی معلوم نہ تھا کہ یہ میرے بیٹے کا قاتل ہے ۔ عربوں کا یہ ایک خاص قومی کیریکٹر ہے کہ جب ان کے گھر میں کوئی شخص آ کر ان سے پناہ کا طلب گار ہو تو وہ انکار نہیں کر سکتے ۔ اور اسے ضرور پناہ دے دیتے ہیں ۔ یوسف نے بھی کہا کہ بہت اچھا تم میری پناہ میں ہو ۔ تھوڑی دیر کے بعد پولیس والے آئے اور انہوں نے پوچھا کہ یہاں کوئی شخص دوڑتے دوڑتے آیا ہے ۔ وہ ایک شخص کا قاتل ہے ۔ اور ہم اسے گرفتار کرنا چاہتے ہیں ۔ یوسف نے کہا یہاں تو کوئی نہیں ۔ دراصل یوسف نے اسے ادھر ادھر کہیں کھسکا دیا تھا ۔ اس طرح اس نے اپنی بات بھی سچی کر لی اور واقعہ بھی ظاہر نہ ہونے دیا ۔ چنانچہ پولیس واپس چلی گئی تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ نوکر اس کے لڑکے کی لاش اٹھا کر پہنچ گئے اور انہوں نے کہا کہ اسے ابھی کسی شخص نے قتل کر دیا ہے ۔ وہ اپنے لڑکے کی لاش دیکھتے ہی ساری حقیقت سمجھ گیا ۔ اور بھانپ گیا کہ جس شخص کو میں نے پناہ دی ہے وہی میرے لڑکے کا قاتل ہے ۔ مگر اس کے اندر کوئی لغزش پیدا نہ ہوئی ۔ اور اس نے پھر بھی پولیس کو یہ نہ بتایا کہ جس شخص نے میرے بیٹے کو قتل کیا ہے اسے میں نے فلاں جگہ چھپا رکھا ہے جب لوگ ادھر ادھر ہو گئے تو وہ اس شخص کے پاس گیا اور اسے کہا کہ جس شخص کو تم نے مارا ہے وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے ۔ مگر چونکہ میں تمہیں پناہ دینے کا وعدہ کر چکا ہوں اس لئے میں تجھے کچھ نہیں کہتا بلکہ میں خود تجھے بھاگنے کا سامان دیتا ہوں ۔ یہ میری اونٹنی لے اور یہ سامان اس پر لاد اور یہاں سے کسی دوسری طرف کو نکل جا ۔ چنانچہ وہ اونٹنی پر سوار ہوا ۔ اور بھاگ کر کسی اور علاقے کی طرف نکل گیا ۔ یہ اخلاقی دیانت ہے ۔ اس میں اس کا اپنا کوئی فائدہ نہیں بلکہ نقصان تھا ۔ مگر چونکہ وہ قول دے چکا تھا ۔ اور اس میں کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی بھی نہیں تھی ۔ اس لئے اس نے اپنا قول نہ چھوڑا اور گو دوسرے شخص نے اس کے اکلوتے بیٹے کو مار دیا تھا ۔ مگر پھر بھی اس کی جان کو بچا دیا ۔ تو فردی دیانت بھی نہایت اہم ہوتی اور دلوں کو ہلا دیتی ہے ۔

ایک چھوٹا سا ادب خطبہ کو توجہ سے سننا ہے اور میں کئی بار اس کی طرف توجہ بھی دلا چکا ہوں مگر میں نے دیکھا ہے لوگ برابر باتیں اور اشارے کرتے رہتے ہیں اور اساتذہ یا دوسرے لوگ کوئی اخلاقی دباؤ نہیں ڈالتے کہ جس سے اصلاح ہو ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ عادت ہمیشہ ہی چلتی چلی جاتی ہے ۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا میں خطبہ پڑھ رہا تھا ایک شخص کو میں تقریباً پندرہ منٹ تک دیکھتا رہا ۔ کہ وہ اپنے ایک بعد میں آنیوالے دوست کو برابر اشارے کرتا رہا کہ آگے آجاؤ ۔ اگر بچپن میں ماں باپ یا استاد یا دوسرے لوگ اسے یہ بتاتے کہ یہ ناجائز ہے اور کہ جب تمہاری اپنی ہدایت کا سوال پیدا ہو جائے تو دوسرے کو گمراہی سے بچانے کا موقعہ نہیں ہوتا تو وہ اس گناہ کا مرتکب نہ ہوتا ۔ یہ اس جوش کی وجہ سے کہ دوست آگے آجائے اور خطبہ سن لے اسے اشارے کرتا تھا لیکن وہ شرم کی وجہ سے آگے نہ بڑھتا تھا اور اگر یہ مسئلہ بچپن سے ہی اس کے ذہن نشین ہوتا تو کبھی دوسری طرف اس کی نظر اس خطبہ کے دوران میں نہ اٹھتی اور اس طرح کسی کو اشارے کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا اور یہ دوسرے کی ہدایت کے جوش میں خود گمراہی کا مرتکب نہ ہوتا ۔ یہ تربیت سے تعلق رکھنے والے مسائل ہیں ۔

شذرات

یونی سیف کا کام

یونیسف بچوں کا عالمی ادارہ ہے سیکرٹری ایجوکیشن ہمایوں فیض رسول نے یونیسف کے اس کردار کی تعریف کی ہے کہ وہ پاکستان کو ناخواندگی دور کرنے میں خاصی مدد دے رہا ہے ۔ ایک موقعہ پرزور تعلیم سید فخر امام کی غیر موجودگی میں مسٹر فیض رسول نے ورلڈ چلڈرن رپورٹ ۱۹۹۳ء کے موضوع پر اجتماع سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ پاکستان میں یونیسف بہت محفوظ ہاتھوں میں ہے اور اپنے پروگراموں کے مطابق جملہ کام سرانجام دے رہا ہے ۔ سماجی کاموں میں یونیسف کی طرف سے دی گئی امداد بہت مفید ثابت ہو رہی ہے اور اسی طرح بچوں کی حفاظت ان کی تعلیم اور آبادی کے مسائل میں بھی یونیسف پاکستان کی حکومت کا ہاتھ بٹا رہا ہے ۔ اس تقریب میں پاکستان میں یونیسف کے نمائندے نے اس رپورٹ کو پیش کیا اور رپورٹ میں جو منفی نکات تھے ان پر تشویش کا اظہار کیا ۔ کیونکہ ابھی تک پوری طرح بچوں کے حقوق کی حفاظت نہیں ہو سکی ۔ اس لئے جو منفی نکات بیان کرتے پڑے ان کی مذمت بھی کی اور انہیں زیادہ دیر تک جاری رکھنے پر تشویش کا اظہار بھی کیا ۔ اگرچہ اس رپورٹ میں بھی تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ تشویش ہی لوگوں کو اس بات کی طرف مائل کرے گی کہ وہ بچوں کے حقوق پوری طرح ادا کریں ۔ چونکہ یہ رپورٹ سال کے آغاز پر جاری کی گئی ہے ۔ اور ایسے وقت میں جبکہ سرد جنگ ختم

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

لاہور (وقائع نگار) بابری مسجد اور ہندوستان میں مسلم اقلیت کے تحفظ پر غور کرنے کے لئے مقامی ہوٹل میں غیر سیاسی تنظیموں کا نمائندہ اجلاس منعقد ہوا اجلاس کی صدارت عالمی شہرت یافتہ سماجی کارکن اور مجلس شوریٰ کے سابق رکن مولانا عبدالستار ایدھی نے کی اجلاس سے اقلیتی رکن قومی اسمبلی جے سالک، ڈاکٹر مہدی بلوچ، حاجی نوخیز، محترمہ رضوانہ مصطفائی، مقامی اخبار کے ایڈیٹر ڈاکٹر معصوم عابدی، رضا عابد مصطفیٰ، خاور ندیم فرانسس اور مختلف تنظیموں کے عہدیداروں نے خطاب کیا اجلاس میں لاہور اور صوبے کے مختلف شہروں کی سو کے لگ بھگ سماجی اور دینی تنظیموں کے عہدیداروں، کارکنوں کے علاوہ مختلف طبقہ خیال سے تعلق رکھنے والے اصحاب کی بڑی تعداد نے شرکت کی مولانا عبدالستار ایدھی خاص طور پر اجلاس میں شرکت کرنے کراچی سے لاہور آئے تھے مقررین نے بابری مسجد کی شہادت کی شدید مذمت کی اور اسے دوبارہ تعمیر کرنے پر زور دیا مولانا عبدالستار ایدھی نے اپنی تقریر میں کہا کہ مسلمانوں نے اپنے مذہب سے وفاداری نہیں کی اور اپنے حقوق العباد کو فراموش کر دیا بابری مسجد کا معاملہ نعرے بازی سے حل نہیں ہو سکتا انہوں نے کہا کہ دنیا میں دو مذہب ہیں ایک ظالم اور دوسرا مظلوم ہم نے دنیا میں انسانیت کو دکھ دینے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی دنیا میں انسانیت کو سب سے زیادہ دکھ سرمایہ دار نے دیا اور سرمایہ دار ہمارا استحصال کر رہا ہے انسان انسان کا استحصال کرنے میں مصروف ہے انہوں نے کہا کہ دنیا میں کئی جگہوں پر ظلم ہو رہا ہے اسی وجہ سے جمہوریت فروغ نہیں پا رہی ظالم جمہوریت کی آڑ میں انسانوں کا استحصال کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے سابق صدر ضیاء الحق سے کہا تھا کہ وہ جو پالیسیاں بنا رہے ہیں وہ درست نہیں ہیں مولانا عبدالستار ایدھی نے کہا کہ دراصل ہمارے ہاں ہدایات پیچھے سے آتی ہیں انہوں نے کہا کہ اگر میں پاکستان کا صدر بننے کا اعلان کر دوں اور صدر بننا چاہوں تو تین ماہ میں صدر بن سکتا ہوں انہوں نے کہا کہ سرمایہ داروں نے ہمیں مساجد اور مندروں کے چکر میں ڈالا ہوا ہے انہوں نے کہا کہ ۹۶ء تک پاکستان میں ضرور انقلاب آئے گا انہوں نے کہا کہ ہماری دو نسلیں تباہ ہو چکی ہیں انہوں نے کہا کہ دنیا کا انتظام ایک فیصد پر قائم ہے جبکہ ۹۹ فیصد لوگ ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں انہوں نے کہا کہ میں ایسا پلیٹ فارم بنانا چاہتا ہوں کہ تیسری نسل خراب نہ ہو انہوں نے کہا کہ ہماری فوج میں خمینی جیسا کوئی نہیں ہے انہوں نے کہا کہ دراصل ہم ابھی تک غلام ہیں اور ہمیں پوری طرح آزادی نہیں ملی انہوں نے کہا کہ موجودہ اسمبلیاں ہماری نہیں ہیں یہ اسمبلیاں چیمبرز آف کامرس بن کر رہ گئی ہیں انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کو صرف دو ماہ جمہوریت ملی انہوں نے کہا کہ میں بینظیر کا حامی نہیں ہوں انہوں نے کہا کہ بابری مسجد کی شہادت کے پیچھے ظالموں کا ہاتھ ہے تنظیمیں استحصال کے اڈے ہیں ہر طرف مظلوم کو مارا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہر طرف اقلیتوں پر ظلم کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ اگر میں حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کر دوں تو کل جیل میں ہونگا جس کا حکم بھی پیچھے سے آئے گا حق کی آواز بلند کرنے پر یا تو گولی مار دی جاتی ہے یا چرس افیون ہیروئن کے مقدمے میں ملوث کر دیا جاتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے بیت المال کی بنیاد امریکہ میں رکھنی پڑی کسی اسلامی ملک نے مجھے اجازت نہیں دی انہوں نے کہا کہ اگر حکومت پاکستان مجھے اجازت دے تو میں سب سے پہلے بھارت جا کر بابری مسجد کی دوبارہ تعمیر کے لئے اینٹ رکھوں انہوں نے کہا کہ آج جیسی کانفرنس بلوچستان سرحد اور سندھ میں بھی منعقد کی جائیں گی اقلیتی رکن قومی اسمبلی جے سالک نے بابری مسجد کی شہادت پر مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم پر لازم تھا کہ وہ ۷، دسمبر کو ہی قوم سے خطاب کرتے تاکہ ملک میں مندروں اور مسیحیوں کی عبادت گاہوں کو اتنے وسیع پیمانے پر تباہ نہ کیا جاتا انہوں نے کہا کہ ہم مردہ قوم ہو چکے ہیں اور صرف نمبر بنانے کے چکر میں لگے رہتے ہیں جے سالک نے اعلان کیا کہ ۲۱، دسمبر کو دوپہر ایک بجے مینار پاکستان میں ایک لاکھ افراد جمع ہو کر دعا کریں گے اس موقع پر مختلف تنظیموں کے عہدیداروں نے ایک قرارداد منظور کی کہ بابری مسجد ایک سال کے اندر دوبارہ تعمیر کی جائے اور اگر ایسا نہیں کیا گیا تو مختلف تنظیمیں جہاد کا آغاز کریں گی جے سالک نے کہا کہ تنظیموں کے عہدیداروں کو وہ خود اپنے کرائے پر اقوام متحدہ لے کر جائیں گے جس کی قیادت عبدالستار ایدھی کریں گے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے دیگر مقررین نے بابری مسجد کی شہادت کی مذمت کی اور زور دیا کہ مسلمان آپس میں متحد ہو جائیں انہوں نے کہا کہ اسلام ہمیں اقلیتوں اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کرنے کا درس دیتا ہے مسلمانوں میں سے منافرت ختم ہونی چاہیئے ہمیں حضورؐ کے ارشادات کی روشنی میں زندگی گزارنے کا لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا مقررین نے کہا کہ انتہا پسند ہندو بھارت میں مزید تین ہزار مساجد کو شہید کرنے کو کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ٹائر جلانے اور مندر مسمار کرنے سے مسجدیں محفوظ نہیں رہ سکتیں ہمیں اپنی دیگر مساجد بچانے کے لئے مؤثر انتظامات کرنے ہوں گے مقررین نے کہا کہ حدیث ہے کہ اقلیتوں کی عبادت گاہیں مسلمانوں کے پاس امانت ہیں اس وقت جذبہ ایمان کی ضرورت ہے نہ کہ نعرے بازی کی تقریب کے آغاز پر مولانا عبدالستار ایدھی جب صدارت کی کرسی پر آکر بیٹھے تو جے سالک نے اعلان کیا کہ چونکہ تقریب میں لاتعداد تنظیموں کے نمائندے موجود ہیں اس لئے ان تنظیموں کے عہدیداروں کے ناموں کی قرعہ اندازی کر کے چھ عہدیداروں کو مہمان خصوصی کے ساتھ موجود کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے مدعو کیا جائے گا لہٰذا عبدالستار ایدھی نے قرعہ اندازی کی جس میں مندرجہ ذیل افراد کے نام نکلے اور انہیں سٹیج پر بٹھا دیا گیا رضا عابد مصطفیٰ صدر تحریک فلاح عامہ سنت نگر سید سلطان مشہدی، میاں محمد اصغر، عارف شاہین، اقبال چیمہ اور معراج احمد۔

(نوائے وقت ۱۶، دسمبر ۱۹۹۲ء)

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔سین

بابری مسجد/ بطروس غالی

بتایا گیا ہے کہ بدھ کے روز اقوام متحدہ میں او آئی سی اور عرب لیگ کے نمائندوں نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی سے ملاقات کر کے انہیں بابری مسجد کے انہدام اور جانوں کے تلف کئے جانے کے متعلق اپنے جذبات سے آگاہ کیا ترکی کے سفیر مصطفےٰ آکسین نے اس وفد کی راہنمائی کی اور بطروس غالی سے گفتگو کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ کس طرح اس واقعہ نے مسلمانوں کے دل زخمی کئے ہیں۔ کئی سو سال پرانی مسجد کا گرایا جانا اور اسکے بعد لاتعداد جانوں کا تلف کر دینا بہت بڑا سانحہ ہے۔ سیکرٹری جنرل سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنا ذاتی اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے ہندوستان کی حکومت سے کہیں کہ جانوں کے مزید اتلاف کو بچانے کے لئے وہ بابری مسجد کو جلد از جلد دوبارہ تعمیر کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ بات ہندوستان کے اپنے قومی اور عالمی مفاد میں ہے کہ یہ مسجد جلد از جلد دوبارہ تعمیر کی جائے۔ بتایا گیا ہے کہ سیکرٹری جنرل نے ان نمائندوں سے کہا کہ انہوں نے پہلے ہی ہندوستان کے سفیر برائے اقوام متحدہ چین مایا گارے خان کو اس سلسلے میں ضروری باتیں کہہ دی ہیں۔ انہوں نے اپنی تشویش کا اظہار کر دیا ہے اور سفیر موصوف کو بتایا ہے کہ انہیں مسجد کے گرا کے جانے اور بہت سے لوگوں کی ہلاکت سے بہت دکھ پہنچا ہے اور اس کے متعلق بڑی تشویش ہے۔ سفیر گارے خان نے سیکرٹری جنرل کو بتایا کہ جہاں تک اس سانحے کا تعلق ہے۔ ان کی مرکزی حکومت اس سے بَری ہے۔ یہ فی الحقیقت صوبائی حکومت اور اسکی انتظامیہ کی ناکامی ہے جس نے ملک کو فرقہ وارانہ جنونی جذبات کے اظہار پر مجبور کر دیا ہے۔ سفیر موصوف نے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ ان کی حکومت پہلے ہی یہ وعدہ کر چکی ہے کہ وہ اس مسجد کو جلد از جلد تعمیر کرے گی۔

ہمارے قارئین کو معلوم ہو گا کہ آج کل ہندوستان اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کا صدر ہے اور اس کونسل کی کارروائی پر ہندوستان کے سفیر گارے خان صدارت کرتے ہیں۔ آئندہ جنوری میں ہندوستان کی جگہ پاکستان لے لے گا۔ کہا جاتا ہے کہ او۔ آئی۔ سی اور عرب لیگ کے نمائندے سیکورٹی کونسل کے مستقل اراکین سے بھی ملنے کی امید رکھتے ہیں اور انہیں بتائیں

باقی صـ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ ناصر احمد خالد

ایک تعزیت

ناصر احمد خان ۱۷؍ دسمبر ۱۹۹۲ء کے فرنٹیئر پوسٹ میں شیخ محمد عبدالعزیز کی یاد میں لکھتے ہیں کہ محترم شیخ صاحب دسمبر میں ۹۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور میانی صاحب لاہور کے قبرستان میں اپنی بیوی کے پہلو میں دفن کئے گئے آپ جموں (مقبوضہ کشمیر) میں ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اور اسلامیہ ہائی سکول جموں کے ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر ان کی تعیناتی ہوئی اور تقسیم برصغیر کے بعد آپ کو مسلم ماڈل سکول لاہور کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا۔ آپ نے وہاں اتنی لگن کے ساتھ کام کیا کہ اپنے سکول کے تعلیمی معیار کو سنٹرل ماڈل سکول کے درجے تک پہنچا دیا۔ آپ ایک بہت بڑے استاد تھے اور بہت بڑے ماہر تعلیم۔ جب آپ کا سکول بھٹو حکومت نے لے لیا (۱۹۷۲ء میں نیشنلائز کر لیا) تو آپ کو اس بات کا سخت رنج پہنچا۔ آپ کے کشمیری رہنماؤں سے قریبی رابطے تھے چوہدری غلام عباس اور شیخ عبداللہ آپ کے قریبی دوست تھے۔ آپ نے ہزاروں طالب علموں کو پاکستان اور کشمیر میں تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔ چنانچہ آپ کی وفات پر ملک بھر میں بلکہ کشمیر کی جنگ بندی لائن کے دونوں طرف افسوس کا اظہار کیا جائے گا۔

ناصر خالد کہتے ہیں کہ شیخ صاحب میری والدہ محترمہ کی طرف سے میرے انکل تھے اور سابق وزیر خزانہ پاکستان ڈاکٹر شیخ محبوب الحق کے والد تھے۔ سابق وزیر خزانہ شیخ محبوب الحق نے جو پاکستان کی خدمت سرانجام دی ہے وہ محبان وطن کبھی بھلا نہ سکیں گے۔ نماز جنازہ شیخ عبدالعزیز صاحب کی رہائش گاہ پر پڑھی گئی اس کے بعد شیخ صاحب کو لوئر مال پر ان کے سکول لے جایا گیا اس سکول میں آپ نے ۳۰ سال تک خدمات سرانجام دی تھیں۔ وہاں آپ کے سینکڑوں شاگرد پھولوں کے گلدستے ہاتھوں میں لئے کھڑے تھے۔ اور اسی طرح پھولوں کی پتیاں بھی۔ یہ نظارہ قابل دید تھا اور دل کو بہت زیادہ متاثر کرنے والا۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی روح کو ہمیشہ راحت پہنچائے۔

رفیق احمد صالح (فیقہ)

مجھے یاد ہے

آجکل آسٹریلیا میں کرکٹ کے شاندار مقابلے ہو رہے ہیں۔ میرے خیال میں کسی بھی کھیل میں فتح اور شکست کی صورت میں اپنے جذبات پر قابو رکھنا اور کھیل کو کھیل سمجھ کر کھیلنا ہی اصل بات ہے۔

یہ دسمبر ۶۲ء کا ذکر ہے کہ ہم گورنمنٹ کالج جھنگ کے گراؤنڈ میں اسلامیہ ہائی سکول میں ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ کا فائنل کھیل رہے تھے۔ رات کو میچ سے قبل ہماری کالج ٹیم کے کپتان اور اوپننگ بیٹسمین میاں مودی نے ہماری ٹیم کے ہر لڑکے سے ملاقات کی۔ رات کے وقت نیا گیند لے کر مجھے برآمدے میں ہلکی روشنی میں سوئنگ باؤلنگ سکھائی۔ کوئی ایک گھنٹہ پریکٹس کروائی۔ فرمایا اگر تم صحیح باؤلنگ کروانے میں کامیاب ہو گئے تو سمجھو کہ میدان تمہارے ہاتھ رہے گا۔ اگلی صبح جھنگ کی ٹیم نے ٹاس جیت کر خود کھیلنے کا فیصلہ کیا۔ ہم نے ان کو ۶۲ رنز پر آؤٹ کر لیا۔ سکول کی سطح پر سوئنگ باؤلنگ سے فتح یقینی ہو جاتی ہے۔ خاکسار نے ۷ وکٹ لئے۔ جب پہلا دن ختم ہوا تو ہمارے سکول نے صرف ۵ وکٹ پر ۵۷ رنز بنائے بس یہ ۵۷ ہی رہے۔ اور اگلے دن ہر منفی حربہ اختیار کرتے ہوئے ہمیں ہرا دیا گیا۔ بہت روئے۔ بہت PROTEST کیا۔ مگر کچھ نہ بنا اور ہم واپس آگئے۔

اگلے سال کالج کی طرف سے جب کھیلے تو قریب قریب وہی ٹیم تھی مگر امپائر وہ نہ تھے۔ ہم ایک سخت مقابلے کے بعد سرگودھا میں کھیلے جانے والا فائنل میچ جیت گئے۔ جب ہماری فتح قریب تھی تو مخالف ٹیم کے کپتان میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہماری ہار کا مذاق نہ اڑائیں۔ ہم اپنے پچھلے سلوک پر شرمندہ ہیں ہم جیت کر سر جھکا کر گراؤنڈ سے باہر آگئے۔ سر ان کے بھی جھکے ہوئے تھے۔ مگر ہمارے سر فتح کی وجہ سے اپنے خدا کے سامنے جھکے ہوئے تھے۔ مگر ان کے شرمندگی سے۔

ڈاکٹر ایس اے اختر

طب و صحت

پچھلے دنوں روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس نے دنیا کے معمر ترین انسان شیر علی سیلموف کی موت کا اعلان کیا۔ اس کی زندگی کے بارے میں ہزاروں الفاظ پر مشتمل بیانات شائع ہوئے۔ اس کے برعکس اس کے انتقال کی خبر صرف دو جملوں میں نشر کی گئی۔

"شیر علی پر سردیوں میں نمونیہ کا حملہ ہوا۔ روس کے اخبارات کے مطابق یہ پہلی شدید علالت تھی جس میں وہ مبتلا ہوا۔"

پچھلے سالوں میں اپنی ہر سالگرہ کے موقع پر جھری دار چہرے والا، دراز ریش کسان روس کے اخبار نویسوں کے سامنے اپنی زندگی کے فلسفے کو یوں دہرایا کرتا تھا۔

"میں نے اپنی زندگی میں کبھی عجلت اور گھبراہٹ کو راہ نہیں دی!"۔

۱۹۷۱ء میں اس نے اخبار نویسوں کو بتایا "اور اب مجھے مرنے کی بھی کوئی جلدی نہیں ہے۔"

شیر علی سلیموف نے کہا "زندگی کے دو سرچشمے ہیں۔ "ایک تو قدرت کا عطا کردہ ہے اور وہ ہے خالص اور صاف ہوا، پہاڑوں کا مصفا پانی، مٹی میں پیدا ہونے والے پھل اور سبزیاں امن وراحت اور پہاڑی باشندوں کا نرم وگرم گوشۂ عافیت اور ماحول۔ دوسرا سرچشمہ انسان ہیں۔ وہ شخص زیادہ عمر پاتا ہے جس کا دل بغض و کینہ اور نفرت و حسد سے پاک ہوتا ہے۔ جو غصے اور جلن سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو نغمہ سرائی زیادہ اور شکوہ وشکایت کم کرتا ہے۔ جو سورج کے طلوع وغروب کے ساتھ کام کرتا ہے اور آرام کرتا ہے"۔

شیر سلیموف نے زندگی بھر میں صرف ایک بار تمباکو نوشی کی کوشش کی تھی۔ لیکن چار کش لینے کے بعد اس نے اس سے توبہ کر لی۔ اس نے تاحیات شراب چکھی تک نہیں۔ اس کی روزمرہ کی غذا میں چوزوں کا شوربہ۔ پنیر، دہی پھل اور سبزیاں تھیں۔ اس کی ایک سو سات سالہ تیسری بیوی اب تک زندہ ہے اور اس کی اولاد میں ۲۱۹ افراد موجود ہیں۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

گے کہ اس سانحے نے کس طرح انہیں تکلیف پہنچائی ہے۔

بچوں کے حقوق - سیمینار

ملتان میں ایک دیہاتی جرنلزم کا ایک سیمینار منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر معاشرے میں پوزیشن اور بچوں کے حقوق کے متعلق مقالے پڑھے گئے۔ ملتان، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور کے اضلاع کے چالیس دیہاتی صحافیوں نے اس میں حصہ لیا۔ مقصد یہ تھا کہ کوئی ایسا علاقائی لائحہ عمل تیار کیا جائے جس سے پریس فائدہ اٹھاتے ہوئے بچوں کے متعلق بہتر کارگردگی کا مظاہرہ کر سکے۔ بچوں کے حقوق پر گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر سردار موکل سابق پرنسپل لاء کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور نے اس امر کو اجاگر کیا کہ بچوں کے حقوق کیا ہیں انہوں نے خاص خاص حقوق کا ذکر کر کے شدت کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی کہ یہ حقوق ادا ہونے چاہئیں۔ پروفیسر موصوف نے بتایا کہ اسلامی اقدار کن باتوں کا مطالبہ کرتی ہیں اور کنونشنز نے کیا ذمہ داریاں ہم سب پر ڈال ہیں۔ اسے ایک جہاد کی صورت میں عمل میں لانا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے تمام لوگوں میں خاص طور پر سماج میں آگاہی پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اسی طرح خاندانوں کو بھی اس بات سے واقفیت بہم پہنچانی چاہیئے کہ بچوں کے حقوق کیا ہیں اور ان کی ادائیگی کس طرح ممکن بنائی جا سکتی ہے۔ سردار موکل نے اس خیال کا اظہار کیا کہ بچوں کا وقار اور ان کے حقوق جو اسلامی ورثے میں انہیں ملنے چاہئیں وہ صرف قوانین بنانے سے حاصل نہیں ہو سکتے اس کے لئے بچوں کی طرف سے ایک تحریک چلائی جانی چاہیئے۔ اور صحافیوں کو اس سلسلے میں رہنمائی کا فرض ادا کرنا چاہیئے۔

جہاں تک بچیوں کے حقوق کا سوال ہے۔ اس سلسلے میں کہا گیا کہ سارک نے ۱۹۹۰ء میں جو ڈیکلریشن پیش کیا تھا اور جسے بچیوں کا سال کہا گیا تھا اس سے خاصا فائدہ ہوا ہے والدین اور معاشرے کی توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی ہے کہ بچیوں کو ان کے حقوق ملنے چاہئیں اور ان کی طرف سے کسی قسم کی غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔ جن نمائندوں نے اس سیمینار میں حصہ لیا انہوں

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ اللہ بخش

حضرت بابو فقیر علی صاحب

میرے ماموں حضرت بابو فقیر علی صاحب محترم حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب مربی مغربی افریقہ کے والد گرامی تھے اور جب قادیان دارالامان میں دسمبر ۱۹۲۸ء میں ریل گاڑی آئی آپ کو قادیان سٹیشن کے پہلے سٹیشن ماسٹر ہونے کا فخر ہوا۔ انہوں نے ریلوے سروس ۱۹۰۱ء میں شروع کی۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وصال ہوا۔ قادیان سے بہت دور سندھ کے علاقہ "سٹھارجہ" ریلوے سٹیشن تعینات تھے۔ آپ کو حضور کے وصال کی خبر اُن کے سٹیشن سے گزرنے والی گاڑی کے ایک مسلمان گارڈ نے دی۔ بتلایا کہ آپ کے مرزا صاحب لاہور میں فوت ہو گئے ہیں۔ اس المناک سانحہ غم کی خبر سے بہت صدمہ ہوا دل غم سے بھر گیا۔ بہت پریشانی ہوئی دعا کی خدا تعالیٰ کرے یہ خبر غلط ہو۔ بہر حال اس خبر کی تصدیق کے لئے قادیان جوابی تار دیا وہاں سے جوابی تار سے تصدیق ہو گئی کہ حضور فوت ہو گئے ہیں اور اب امامت قائم ہو گئی ہے۔ پہلے "امام" حضرت مولانا نورالدین صاحب منتخب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فوراً بیعت کا خط لکھ دیا۔ جب تک قادیان سے جواب موصول نہ ہوا تھا۔ آپ غم سے نڈھال رہے۔ مگر امامت قائم ہونے پر دل کو تسلی ہوئی کہ جماعت کا شیرازہ نہ بکھرے گا۔ جماعت احمدیہ پہلے کی طرح مضبوط رہی ہے۔

آپ عبادت کی بہت پابندی کرتے تھے امرتسر جنکشن ریلوے سٹیشن پر آپ کی ڈیوٹی بطور ٹی ڈی (ٹرین ڈسپیچر) تھی اس ڈیوٹی میں لمحہ بھر بھی کسی سے بات چیت کی فرصت نہیں ہوتی ہر وقت ٹیلی فون پر گفتگو جاری رہتی ہے مثلاً ساتھ والے سٹیشن کو لائن کلیئر دینا۔ گاڑیوں کی آمد و رفت کی اطلاع دینا اور اُن سے ڈبل لائن کی وجہ سے ان کی طرف سے گاڑی چلانے کی اطلاع وصول کرنا۔ پھر یارڈ میں کیبن مین کو آرڈر دینا۔ انجنوں کی نقل و حرکت کوئی آنے والی گاڑی کا انجن شیڈ کو جانا۔ اور کوئی شیڈ سے انجن نکلا ہے۔ جانے والی گاڑی بر وقت لگوانا گاڑی لیٹ نہ ہو وغیرہ وغیرہ آپ نے اپنی سیٹ کے ساتھ ہی لوٹا مصلےٰ رکھا ہوتا تھا جلدی جلدی وقت نکال کر عبادت کر لیتے تاکہ کام کا حرج نہ ہو۔ اب ایسا ہوا کہ سٹیشن سپرینٹنڈنٹ تبدیل ہو گئے۔ ان کی جگہ ایک انگریز صاحب آ گئے ان نئے آئے صاحب نے آپ کو ٹوکا۔ صاحب کہنے لگے کہ ڈیوٹی پر عبادت نہ کریں۔ مبادا کوئی ایکسیڈنٹ نہ ہو جائے اس وقت تو ماموں جان چپ رہے اس کے دو تین دن کے بعد آپ کو موقعہ ملا کہ صاحب سے عبادت کے متعلق بات کریں۔ آپ نے باہر کا دروازہ بند کر لیا "صاحب" ڈر گیا۔ یہ مولوی صاحب کو عبادت سے منع کیا ہے کہیں اُسے نہ مارے۔ ماموں جی کہنے لگے اس کمرے میں اس وقت ہمارے دونوں کے سوا اور کوئی نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ عبادت کرنا میرا دینی فریضہ ہے یہ تو میں نے پڑھنی ہے اور دیکھئے اور صاحبان ڈیوٹی میں چائے نوشی، پان کھانا اور پھر سگریٹ پیتے ہیں وغیرہ وغیرہ مجھے ان چیزوں کی کوئی عادت نہیں۔ اگر مجھ سے کوئی حادثہ سرزد ہو ہو تو مجھے معاف نہ کرنا۔ اس جواب پر صاحب بہادر ہنس پڑے کہنے لگے آپ شوق سے عبادت کیا کریں۔ اس دوران میں آپ کی ڈیوٹی کروں گا۔ چنانچہ عبادت کی ادائیگی کے وقت صاحب پچھلے کمرے سے اُٹھ کر آ کر اُن کی سیٹ پر بیٹھ جاتے اور ڈیوٹی کرتے تھے۔

ضروری ہے جس مالک سے اجرت (تنخواہ) لی جائے اگر اُس کے مال کو نقصان ہوتا ہو تو نہ ہونے دیا جائے یعنی گاڑی سے اترنے والے مسافر سے ٹکٹ پوچھنے پر اگر اس کے پاس ٹکٹ نہیں تو اُس سے کرایہ وصول کیا جاوے۔ عادی بلا ٹکٹ سفر کرنے والوں خصوصاً چھوٹی جگہ کے سٹیشن پر بڑا مشکل ہے۔ وہ علاقہ کے چوہدری ہوتے اور اس میں اپنی ہتک سمجھتے تھے ناراض ہوتے بلکہ دشمن ہو جاتے تھے۔ مثلاً نور پور ضلع کانگرہ وہ ریل کا کرایہ وصول کرنے پر اُن پر جھوٹا مقدمہ بنایا گیا۔ اس طرح پریشان کیا بعض دفعہ ایسے لوگ آپ سے ناراض ہو کر ڈراتے دھمکاتے رہتے کہ رات کو آپ کے کوارٹر کا سامان لوٹ لیں گے اس کے برعکس دوسرے سٹیشن ماسٹر اُن سے رشوتیں لیتے وہ بابو کو گاؤں سے چیزیں بطور تحفہ لا کر دے دیتے۔ بابو خوش ہو جاتا اور وہ بھی خوش کہ بلا ٹکٹ سفر کر لیتے ہیں اور حضرت بابو فقیر علی صاحب کا معاملہ دوسرا ہوتا تھا

ماموں جان تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتے تھے۔ لطیفہ ہی کہیں۔ سٹیشن قادیان کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ گاؤں سے ہماری ممانی جان گاڑی میں اپنے ساتھ مرغی لے آئیں۔ ماموں جان اپنی بیوی کو کہنے لگے مرغی کا کرایہ لگتا ہے مرغی کو بک کروانا چاہیئے تھا۔ اپنی جیب سے مرغی کا کرایہ ادا کیا رسید بنائی اور اُس کے پیسے خزانہ میں جمع کروائے سٹیشن سٹاف کو معلوم ہوا تو وہ مذاق کرتے رہے کہ مولوی صاحب نے مرغی کا کرایہ اپنی بیوی سے وصول کر لیا۔ ان کے لئے یہ عجیب بات رہی

آپ جب ۱۹۳۷ء میں سروس سے ریٹائر ہو گئے تو آپ نے قادیان سکونت اختیار کر لی کچھ عرصہ صدر انجمن احمدیہ شعبہ رشتہ ناطہ میں کام کرتے رہے۔

آپ کے حالاتِ زندگی کتاب "... احمد" جلد سوئم میں چھپ چکے ہیں جو جناب ملک صلاح الدین صاحب آف قادیان نے شائع کئے۔ آپ پرانے موصی تھے۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۹ء کو وفات پائی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی آپ نے ۱۹۴۷ء کے بعد پاکستان بننے پر ربوہ سکونت اختیار کر لی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرے

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

ہو چکی ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اس کے مثبت نکات پر نہایت تندہی سے کام کیا جا سکے گا۔ اگرچہ ہر ملک کے حالات دوسروں سے الگ ہیں اور ان کی ہر پروگرام کے سلسلے میں پیش رفت کا معیار بھی مختلف ہے لیکن بہر حال تمام ممالک کو کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ اپنی اپنی استعداد کے مطابق یونیسف کے پروگراموں پر عمل کریں اور جس طرح آج کے بچوں کو جو اب حقیقتاً کل کے لیڈر ہیں زیادہ بہتر زندگی بسر کرنے کے مواقع فراہم کریں۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

نے اصرار کے ساتھ اس ضرورت کو پیش کیا کہ اجتماعی طور پر ہمیں کام کرنے کی ضرورت ہے اس کے بغیر بچیوں کے حقوق محفوظ نہیں ہو سکتے۔ ان وفود نے تعلیم اور آگاہی کی طرف خاص توجہ دلائی اور کہا کہ ان باتوں کے لئے ماحول کو بھی درست کرنے کی ضرورت ہے۔

الفضل کے لئے مضامین کاغذ کے ایک طرف لکھئے۔ خوش خط لکھئے کھلا کھلا لکھئے۔ اور کم از کم ایک طرف حاشیہ چھوڑ دیجئے۔

(ادارہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۲۴ میں جمال الدین ولد میاں احمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادمان ٹاؤن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر R ۵۰۶ سیکٹر B-۱۴ رقبہ ۱۲۰ مربع گز دو منزلہ شادمان ٹاؤن کراچی مالیتی سات لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد جمال الدین R ۵۰۶ سیکٹر نمبر ۱۴-۳ P-۵ شادمان ٹاؤن نارتھ کراچی گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان گواہ شد نمبر ۲۔ محمد احمد طاہر وصیت نمبر ۲۶۸۰۶،

مسل نمبر ۲۸۷۲۵ میں صادقہ حفیظ زوجہ منیر احمد بھٹی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدائشی احمدی ساکن شاہ بھٹائی کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰۰ روپے (۲) طلائی زیور ۸½ تولہ مالیتی ۲۷۲۰۰ روپے (۳) پلاٹ برقبہ ۱۲۰ مربع گز مالیتی ۴۲۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ صادقہ منیر ۵۹۷ بلاک B شاہ بھٹائی کالونی کراسنگ کورنگی کریک کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد جیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منیر احمد بھٹی خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۷۲۶ میں آصفہ فرحت زوجہ محمد داؤد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۳-B عظیم گوٹھ بلاک A-4 گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۸-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۴۰۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۲۲ تولہ مالیتی ۶۶۰۰۰ روپے کل جائیداد ایک لاکھ چھ ہزار روپے ۱۰۶۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ آصفہ فرحت 33-B عظیم گوٹھ بلاک نمبر A-4 گلشن اقبال کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد داؤد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اشرف کھوکھر صدر جماعت احمدیہ گلشن اقبال شرقی کراچی۔

مسل نمبر ۲۸۷۲۷ میں مبشر احمد ولد محمد اختر صدیقی صاحب قوم صدیقی پیشہ طالب علم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۲۷ نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۷-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو صد ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر احمد ۲۲۷۔ نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱۔ امان اللہ خان وصیت نمبر ۲۶۵۸۱ گواہ شد نمبر ۲۔ شیخ بشارت احمد وصیت نمبر ۲۷۵۵۲

مسل نمبر ۲۸۷۳۱ میں سعید احمد بٹ ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ پیشہ ۔ عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۱/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۱-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ۴ عدد پلاٹ واقع ربوہ مالیتی ایک لاکھ روپے ۱۰۰۰۰۰ روپے (۲) متروکہ والد ۲-۱ ایکڑ زمین واقع چک نمبر ۳۶ ضلع فیصل آباد جس کے وارث چار بھائی اور ایک بہن اور والدہ صاحبہ ہیں جائیداد جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی (۳) P.F. کی صورت میں بنک میں رقم ۲۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰۰ مارک ماہوار بصورت بے روزگاری الاؤنس مل رہے ہیں اور میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر ۱۰-۲-۹۰ سے منظور فرمائی جائے العبد۔ سعید احمد صاحب جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عمران سعید پسر موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ یحییٰ رفیع الدین احمد ولد چوہدری محمد شفیع جرمنی۔

مسل نمبر ۲۸۷۳۲ میں محمد اسلم ناصر ولد محمد اسحاق انور صاحب قوم پیشہ ٹیچر عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فجی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۷-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۸۰ فجی ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱-۷-۹۲ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسلم ناصر فجی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد جعفر فجی گواہ شد نمبر ۲۔ طاہر حسین منشی فجی۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب ایم اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ کی بیٹی مکرمہ اسماء عفت صاحبہ و مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایم ایس سی حال MILWAUKEE یونیورسٹی یو ایس اے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۲ دسمبر ۹۲ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے نومولودہ کا نام "ملیحہ رفعت" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب گلشن اقبال کراچی کی پوتی ہے۔

احباب نومولودہ کی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرمہ نزہت ناہید صاحبہ ایم اے اہلیہ مکرم میجر منصور انجم ہاشمی صاحب کا کار ایکسیڈنٹ میں چہرہ زخمی ہوگیا ہے

احباب ان کی کامل اور جلد شفایابی کے لئے دعا کریں۔

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

سے ہوئی۔ جو مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بچوں سے نوازا۔ جن کے نام نداء الفتح (بیٹی)، باسل احمد اور سائرہ احمد ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آپ کی غمزدہ بیوہ اور بچوں کا خود حامی و ناصر ہو اور انکو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۴ دسمبر۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے اور موسم خوشگوار ہے۔

○ فیصل آباد میں جعلی پرائز بانڈ بنانے والے گروہ کا پولیس نے پتہ لگایا ہے۔ اور ان سے ساڑھے بارہ ملین روپے کے پرائز بانڈ اپنے قبضہ میں لے لئے ہیں۔

○ پنجاب کے وزیر خزانہ مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی نے بتایا ہے کہ آئندہ مالی سال میں صحت کے سلسلہ میں ۵۰۰ ملین روپیہ خرچ کیا جائیگا۔

○ بتایا گیا ہے کہ خلیج تعاون کونسل ایران کے ساتھ اپنے تعلقات پر گفت و شنید کرنا چاہتی ہے۔ گذشتہ دنوں ایران نے ابوموسیٰ جزیرہ اپنے قبضہ میں لے لیا تھا جبکہ اس سے پہلے ایران اور ابوظہبی دونوں اس جزیرہ کے مالک سمجھے جاتے تھے۔

○ اقوام متحدہ سے کہا گیا ہے کہ وہ ان ۴۰۰ فلسطینیوں کے متعلق ضروری کارروائی کرے جنہیں اسرائیل نے غازہ پٹی اور مغربی کنارہ سے ملک بدر کر دیا ہے۔

○ صدر مملکت غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ بڑھتی ہوئی قیمتیں عام آدمی کے لئے تشویش کا باعث ہیں اس لئے اس امر کی طرف خصوصی اور فوری توجہ دی جانی چاہیئے۔

○ ایدھی ہائی وے سنٹر گجرات نے ایک مقابلہ مضمون کا اعلان کیا ہے۔ مضمون کا عنوان ہے "خدمت انسانیت ایک بہترین عمل ہے"، مضمون زیادہ سے زیادہ ۱۵۰۰ الفاظ پر مشتمل ہو۔ اور خوشخط لکھا جائے۔ مضمون اردو زبان میں ہونا چاہیئے۔

○ صدر مملکت غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ پاکستان امن پسند ملک ہے کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتا۔ اپنی سرحدوں کے آس پاس رونما ہونے والے واقعات سے بھی باخبر ہے۔ پی اے ایف آئندہ آنے والے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پیشہ وارانہ اہلیت حاصل کرے۔ یہ بات آپ نے رسالپور پریڈ کے موقع پر پیغام دیتے ہوئے کہی۔

○ قومی اسمبلی نے اپنے اجلاس میں کہا ہے کہ بھارت کو بابری مسجد کی تعمیر نو پر مجبور کرنے کے لئے تجارتی پابندیاں عائد کی جائیں عوام بھارتی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے متحد ہو کر متحدہ موٴقف اختیار کریں تاکہ پھر ایسے واقعات نہ ہوں۔

○ مولانا سمیع الحق کی صدارت میں دینی جماعتوں کے کنونشن میں کہا گیا ہے کہ جہاں عالم اور طوائف کا ایک ہی ووٹ ہو وہاں اسلام کبھی نافذ نہیں ہو سکتا۔

○ تھانہ ربوہ کے سب انسپکٹر، ہیڈ کانسٹیبل اور ایک کانسٹیبل کو قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ چوری کے ملزم کو الٹا لٹکا کر پیٹا اور جسم پر رولر چلاتے رہے۔ ادھ موا ہو گیا تو ہسپتال داخل کرا دیا جہاں وہ دم توڑ گیا انکوائری سے تشدد ثابت ہو گیا۔

○ واپڈا نے ۲۶ دسمبر سے ملک بھر میں لوڈ شیڈنگ کا اعلان کر دیا شہری علاقوں میں روزانہ دو گھنٹے اور دیہی علاقوں میں ڈھائی گھنٹے بجلی کی فراہمی معطل رکھی جائے گی۔ لوڈ مینیجمنٹ کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کو پتہ چل گیا تھا کہ صدر حکومت کی حمایت کریں گے اس لئے انہوں نے بائیکاٹ کیا۔ اپوزیشن نے کہا ہے کہ اپوزیشن صدر کی تقریر سے سخت مایوس ہوئی ہے۔ انہیں توقع تھی کہ صدر حکومت کے خلاف کوئی قدم اٹھائیں گے۔

○ سپریم کورٹ نے مسلم فیملی لاء آرڈیننس کی دفعہ ۷ سے متعلق سندھ ہائی کورٹ کا فیصلہ کالعدم قرار دے دیا سندھ ہائی کورٹ نے اس دفعہ کو غیر اسلامی قرار دیا تھا جس کے تحت طلاق کے نوٹس کے ۹۰ دن بعد طلاق موٴثر ہوتی ہے حکومت کی اپیل منظور ہو گئی۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ صدر نے جو کچھ کہا اس پر تعجب نہیں وہ اپنے عہدہ کے آخری سال حکومت کی حمایت پر مجبور ہیں۔

○ محتسب نے وزیر داخلہ کو ہدایت کی ہے کہ بچوں کی سمگلنگ روکنے کے لئے سخت اقدامات کئے جائیں۔ بچوں کے اغوا کے کیسوں کی تفتیش کے لئے صوبائی حکومتوں کو علیحدہ تفتیشی سیل قائم کرنے کے لئے کہا جائے۔

○ بتایا گیا ہے کہ آگرے میں تاج محل پر سیکورٹی کے انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ بھارتی حکام کے مطابق اس کا مقصد انتہا پسند ہندوؤں کو محل پر حملے سے باز رکھنا ہے۔

○ مسٹر سیموئیل برگر جن کے متعلق خیال ہے کہ وہ نئے منتخب صدر بل کلنٹن کی انتظامیہ میں ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز کئے جائیں گے نے پاکستان اور ہندوستان کو کہا ہے کہ وہ جوہری توانائی کو پھیلانے سے گریز کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بل کلنٹن کی انتظامیہ اس بات کا خاص طور پر نوٹس لے گی اور ملکی تعلقات کی یہ بنیاد بنے گی۔

○ خیال یہ تھا کہ افغانستان میں مستقل صدر کے لئے آسانی سے انتخاب ہو جائے گا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب جو مشکلات درپیش ہیں ان کے پیش نظر اس انتخاب میں خاصی مشکلات پیش آ جائیں گی۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا کب ممکن ہو گا۔

○ ۴۰۰ سے زیادہ فلسطینی جنہیں اسرائیل نے ملک بدر کر دیا ہے لبنان کی سرحدوں پر معمولی سے ٹینٹوں میں بیٹھے ہیں لبنان بھی انہیں اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا اور اسرائیل بھی انہیں واپس آنے کی دعوت نہیں دیتا۔

○ صومالیہ میں جو سامان پہنچایا جا رہا ہے وہ عام طور پر لٹیروں کے ہاتھ لگ جاتا ہے۔ گذشتہ روز فرانسیسی فوجی دستے نے تین ایسے بندوقچیوں پر گولی چلائی جو باہر سے آنے والا سامان لوٹنا چاہتے تھے۔

○ یہ دیکھ کر کہ اسرائیل نے فلسطینیوں کو غازہ پٹی اور مغربی کنارہ سے ملک بدر کرنا شروع کر دیا ہے۔ تنظیم آزادی فلسطین نے عالمی برادری سے کہا ہے کہ وہ عربوں کی حفاظت کا کوئی انتظام کرے اس ملک بدری کو امریکہ میں بھی مذمت کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔

○ ترکی نے عالمی برادری سے کہا ہے کہ وہ بوسنیا میں قتل و غارت کو ختم کرائے۔ بوسنیا میں غذائی امداد باقاعدگی کے ساتھ نہ پہنچنے کے باعث وہاں کے لوگ خاصی تکلیف میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ضرورت گھریلو ملازم

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب دارالصدر ربوہ کو ایک کل وقتی گھریلو ملازم کی فوری ضرورت ہے۔ لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت بالمشافہ ملاقات کے بعد طے ہو گی۔ (ادارہ)

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا

خریدنے کے لئے

نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور فون ۲۵۵۴۲۲ ۲۲۶۵۰۸

سرکن اور اپھارہ نیز حیوانات کی دیگر امراض مثلاً بندش، سوزش پستان، ٹک، جلد کی خرابی، جیر، چیچک، داہ، زہر باد، جانوروں کا بخار اور تھنوں میں نارگلٹی پیدا ہونا وغیرہ کے لئے۔ کیوریٹو ادویات حیوانات CURATIVE VETERINARY MEDICINES دستیاب ہیں۔

لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک ایک روپیہ کا ٹکٹ بھجوا کر طلب کریں۔

وٹرنری ڈاکٹرز فری سیمپلز اور لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۷۷۱

پتہ